Al-Qawārīr - Vol: 04, Issue: 01,
Oct – Dec. 2022

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں خواتین کے لمحاتِ فرصت کی گذارن کا خصوصی مطالعہ

Women's Leisure time spending a specific study from the perspective of the teachings of last Prophet (PBUH)

Mis. Noor-us-Sabah
Assistant Professor,
Shiblee College for Women,
Madina Town, Faisalabad. 38000, Pakistan.

Version of Record
Received: 02-Oct-22 **Accepted**: 10-Nov-22
Online/Print: 28-Dec-2022

ABSTRACT

Islam has established extensive principles for successful individual as well as collective life of mankind and has given a just system for the completion and protection of rights and duties. Islam has an endurable imaginary of rights entailing positive fruits and the indication of such an imaginary is a useful endeavor from both religious as well as worldly perspectives. It is pertinent to have a critical view of women's leisure time spending vis-à-vis its various healthy facets. We can see in the light of the teachings of the holy Prophet that there is a plethora of narratives referring to women's leisure time activities in the era of the holy Prophet. These narratives give a glimpse of women's indoor and outdoor recreations. Through a narrative by Hazrat Ayesha we can see references to women's recreational activities alongside their men also (Sannannisai: 1595). This thesis sets to project the universal manifesto for women's rights to recreation critically analyzed in the light of the teachings of the Holy Prophet.

Keywords: *Recreational activities; Women's rights to Recreation; The Holy Prophets Era; Just System.*

تمہید

لمحاتِ فرصت کی اہمیت اور اثر انگیزی ہر دور میں مسلم رہی ہے۔ سماج کی بقاء اور تعمیر و ترقی کے لیے لمحاتِ فرصت اتنے ہی ضروری ہیں جتنی زندہ رہنے کے لیے غذا۔ اپنے جذبات کے اظہار کے لیے اگر موقع نہ ملے تو انسان ایک ہیجانی کیفیت میں مبتلا

CC BY

ہو کر مضطرب اور بے چین ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیمات نبوی ﷺ میں لمحاتِ فرصت کی آزادی کے بنیادی اور فطری حق کی ضمانت دی گئی ہے۔ "تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں خواتین کے لمحاتِ فرصت کی گذارن کا خصوصی مطالعہ" پر گفتگو سے پہلے لفظ "فرصت" کے معنی و مفہوم کا تعارف کروانا ضروری ہے۔ لمحات فرصت (تفریح) ایک عربی لفظ ہے جو (فرح) سے مشتق ہے۔ جس کے معانی دل لگی، خوشی، مسکراہٹ اور خوش طبعی ہے۔ اُردو میں محبت، مسرت لطف، خوشی ہونا، دل بہلاوا ہے۔ "فارغ اوقات خوشی اور آرام دہ انداز میں گزارنا تفریح کہلاتا ہے۔"(1)

"According to an English dictionary, "Leisure time means pastime and relaxation."(2)

فرح کے بارے میں علامہ ابنِ قیم رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

الفرح لذة تقع فی القلب باد راک المحبوب (3)

یعنی کہ "محبوب چیز کے پالینے سے جو لذت حاصل ہوتی ہے اسی کو فرحت اور خوشی کہتے ہیں۔"

لمحاتِ فرصت انسانی زندگی کا جزو لاینفک ہے۔ جب ہم تھک جاتے ہیں تو ہمیں تازہ دم ہونے کے لیے کسی مشغلہ اور سرگرمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں "لمحاتِ فرصت ہر قوم اپنی تہذیب و تمدن کے لحاظ سے اس کا اہتمام مختلف شکلوں میں کرتی رہی ہے۔"(4)

قرآن کی روشنی میں: **وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَلَلدَّارُالْاٰخِرَةُ خَيْرٌلِّلَّذِيْنَيَتَّقُوْنَاَفَلَاتَعْقِلُوْنَ** (5) اور دنیاوی زندگی تو کچھ بھی نہیں بجز لہو و لعب کے اور دارِ آخرت متقوں کے لیے بہتر ہے کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں۔ فرمایا: **فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِه** (6) یعنی جنتی لوگ خوش ہوں گے، ان نعمتوں پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کی ہیں۔ خواتین کے لمحاتِ فرصت کی گذارن" انسانی رویوں کی تشکیل کے لیے ایک بنیادی ضرورت ہے۔ سماج کی اصلاح صرف تعلیماتِ نبوی ﷺ پر عمل سے ہی ممکن ہے۔ کیونکہ قیامت تک کے لیے انسانیت کی رہنمائی کو "اُسوۂ حسنہ" سے مربوط کر دیا ہے۔ تعلیماتِ نبوی سے زندگی کے تمام اسلوب تبدیل ہو گئے۔ فرصت کے لمحات کا صحیح استعمال کرنا فرد کا سماج کے ساتھ ہم آہنگی قائم کرنے کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ دین اسلام کے مطابق اپنے لیے وقت نکالنا اور اس سے بھرپور طریقے سے استفادہ کرنا اور اس کو بامعنی بنانا، خواتین کی اولیت کی ذمہ داریوں میں شمار ہوتا ہے۔ سماجی اعتبار سے وقت کو عمومی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے تیسرا حصہ ستانے، تفریح کرنے اور اچھا وقت گزارنے کے دورانیے کو تشکیل دیتا ہے۔

تعلیماتِ نبوی ﷺ نے انسانی نفس کے لیے راحت و تفریح کا وقت بھی دیا ہے بشرطیکہ وہ شرعی ضابطوں کی پابندی کے ساتھ

ہو۔ حضرت حنظلہ بن عامد رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں اس بات کی شکایت کی کہ ہمارا بعض وقت بچوں اور خواتین سے ہنستے کھیلتے (تفریح) میں نکل جاتا ہے۔ تو نبی ﷺ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا: **حَنظَلَة اسَاعَةً وَسَاعَةً** (7) لیکن یہ تو ایسے ہی ہے کہ کوئی گھڑی ذکر و عبادت کی ہو اور کوئی ہنسی کھیل (تفریح) کی۔ (بخاری و مسلم) گویا سنجیدگی کے ماحول سے نکل کر تھوڑی دیر کے لیے تفریح حاصل کرنا ایک فطری تقاضا ہے۔ یہی وہ معتدل اور متوازن طریقۂ زندگی ہے جس کی طرف تعلیمات نبوی ﷺ میں اشارہ ملتا ہے۔ تعلیمات نبوی ﷺ میں لمحاتِ فرصت (تفریح) کی اجازت دی ہے۔ اس شرط کے ساتھ کے حرام کا ارتکاب نہ ہو۔ مسلم سماج بھی اپنی خواتین کے لیے لمحاتِ فرصت فراہم کر سکتا ہے تا کہ اُن کی صلاحیتوں کو کُند اور ضائع ہونے سے بچایا جاسکے۔ ہر وہ امر جو اللہ کی یاد سے خالی ہو یا غفلت ہے یا بھول، ماسوائے چار باتوں کے، جن میں سے ایک گھر والوں کے ساتھ خوش وقتی کرنا ہے۔ نبی ﷺ نے ایک صحابی سیدنا عبداللہ بن عمر سے فرمایا:

قم و نعم فان لجدک علیک حقاً ون لعینک علیک حقاً و ان لزوجک علیک حقاً(8)

یعنی "تو سو بھی اور رات کو قیام بھی کرو کیونکہ تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تیری آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے، تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔

جب انسان مسلسل مصروف رہتا ہے تو اسے سکون، تفریح، فرصت اور اطمینان کی ضرورت رہتی ہے۔ اس ضرورت کو نباضِ حقیقی نے جانتے ہوئے فرمایا: **اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ** (9) یعنی "اس اللہ نے تمہارے لیے رات اس لیے بنائی ہے کہ تم اس سے سکون حاصل کرو۔ تعلیمات نبوی ﷺ نے لمحاتِ فرصت کے جو مواقع بتائے ہیں ان میں ذاتی موقع، ملی اور قومی سطح کے مواقع اور علاقائی سطح پر ہر خوشی اور جائز کامیابی کے مواقع شامل ہیں جو شریعت کی حدود کے اندر ہوں۔ ان کی خوشی منانے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرنے کا اہتمام نہ صرف جائز ہے بلکہ قرآن مجید کے بالواسطہ اشارے کے مطابق مسنون اور بہتر ہے: **قل بفضلِ الله وَبِرحمَتهِ فَبِذَلِک فَلیَفرَحُوا** (10) یعنی "اللہ کے فضل کو یاد کر کے خوشی کا اظہار کرو، فرحت کا اظہار کرو۔ یہی لمحات فرصت (تفریح) ہے، فرمایا: **وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** (11) یعنی "اللہ تعالیٰ جو نعمت عطا کرے، اُسے بیان کرو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **نعمتان مغبون فیهما کثیر من الناس الصحة والفراغ**(12) دوسری حدیث میں فرمایا: **اغتنم خمسا قبل خمس: شبابک قبل هرمک وصحتک قبل سقمک، وحیاتت قبل موتک** (13) گویا لمحاتِ فرصت سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اکثر لوگ ان قیمتی لمحات کی قدر نہیں کرتے اور یونہی لہو ولعب میں ضائع کر دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے خوش طبعی اور بذلہ سنجی، ہنسی مذاق اور خوش کن و مزیدار لطیفوں، نیز تفریح و خوش طبعی نفس کی ترغیب دی ہے۔ تعلیماتِ نبی ﷺ میں سیر و تفریح، سیاحت و ترویح کا تصور روز اول سے ہی موجود ہے کیونکہ دین اسلام ایسا دین ہے جو کہ صحیح سالم طبیعت بشری (فطرت) سے مکمل مطابقت رکھتا ہے۔ راحت نفس کی خاطر تفریح طبع کی اجازت دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ بھی کبھی کبھار خوش طبعی، حسن معاشرت، ہنسی مذاق کے ساتھ آپس میں رہن سہن کے معاملات میں ترو تازگی پیدا کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ اُمہاتِ المومنین اور صحابیات لمحاتِ فرصت میں مختلف قسم کی سرگرمیاں اور مقابلے کرتی تھیں مثلاً کھانے پکانے کے، سینے پرونے کے، گنتی سیکھنے کے، حساب سیکھنے کے یا اس زمانہ کے گھریلو حساب سے ہوم اسٹڈی (Home Study) یا ہوم اکنامکس (Home Economics) کہہ سکتے ہیں۔ قرآن و حدیث کے علاوہ خالص دینوی علوم کی چیزیں سیکھنے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کا سلسلہ بھی تھا۔ فرمایا: وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ [14] یعنی "سبقت کے جانے والوں کو اسی میں سبقت کرنی چاہیے۔

تفریح کے ذرائع

صدرِ اسلام میں با مقصد تفریح کا ذکر ملتا ہے۔ عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین مختلف سرگرمیوں جس میں Indoor اور Outdoor تفریح کے تصورات سامنے آتے ہیں۔ تعلیماتِ نبوی ﷺ سے یہی بات ثابت ہو رہی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے گھر والوں کے ساتھ ہمیشہ اچھی معاشرت رکھی، باوجود نبی ﷺ ہونے کے ان کے ساتھ کھیلا، دوڑ لگائی، ان کی دل لگی کے لیے ان کو صحابہؓ کے کھیل دکھائے، ان کو خوش رکھنے کے لیے نرمی کے ساتھ دل لگی اور ہنسی خوشی کی باتیں کیں، رات کو ان کو قصے سنائے ہیں۔[15] سنت نبوی ﷺ کے ذخیرے میں اس کے علاوہ بے شمار تعلیمات عورت کی ضروریات اور حقوق کے بارے میں موجود ہیں۔

گڑیوں کا کھیل تفریح کا ذریعہ

زمانہ قدیم سے گڑیاں لڑکیوں کے کھیل میں شامل رہی ہیں۔ ان کے ذریعہ لڑکیوں کو خانگی نظم و نسق، سینے پرونے اور بچوں کی تربیت وغیرہ کی کھیل ہی کھیل میں تعلیم کے ساتھ ساتھ با مقصد تفریح کا ذریعہ بھی تھا۔ حضرت عائشہؓ کی کم سنی میں آنحضرت ﷺ سے شادی ہوئی تھی۔ ان کی جب رخصتی ہوئی تو ان کی گڑیاں ان کے ساتھ تھیں۔[16]

عن عائشة، أنها كانت تلعب بالبنات عند رسول الله قالت: وكانت تأتيني صواحبي فكن ينقمعن من رسول الله ﷺ، قالت: وكان رسول الله يسربهن الى۔ [17]

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گڑیوں سے کھیلتی تھیں، کہا: اور میری سہیلیاں میرے پاس آتی تھیں، وہ رسول اللہ ﷺ کی (آمد کی) وجہ سے (گھر کے کسی کونے میں) چھپ جاتی تھیں، کہا: رسول اللہ ﷺ ان کو (بُلا کر) میری طرف بھیج دیتے تھے۔"

یہ تعلیماتِ نبوی ﷺ کی بلندی ہے کہ آپ نے شادی کے بعد اپنے گھر پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نکیر نہیں فرمائی بلکہ اس تفریح کا بخوشی موقع فراہم کیا۔ اس میں خواتین کے لحاتِ فرصت کی رعائت بھی ہے کیونکہ یہ تفریح انسانی مزاج، انسانی طبیعت، انسانی جذبات واحساسات کوRegenerate کرنے کے لیے ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک یا خیبر سے آئے، اور ان کے گھر کے طاق پر پردہ پڑا تھا، اچانک ہوا چلی، تو پردے کا ایک کونا ہٹ گیا، اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیاں نظر آنے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: میری گڑیاں ہیں۔ آپ ﷺ نے ان گڑیوں میں ایک گھوڑا دیکھا جس میں کپڑے کے دو پر لگے ہوئے تھے، پوچھا: یہ کیا ہے جسے میں ان کے بیچ میں دیکھ رہا ہوں؟ وہ بولیں: گھوڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور یہ کیا ہے جو اس پر ہے؟ وہ بولیں: دو پر، آپ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کے بھی پر ہوتے ہیں؟ وہ بولیں:

کیا آپ ﷺ نے نہیں سنا کہ سلیمان علیہ السلام کا ایک گھوڑا تھا جس کے پر تھے، یہ سن کر آپ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آپ کی داڑھیں دیکھ لیں۔ (18)

گویا خواتین کے لحاتِ فرصت کی گذارن کا موقع فراہم کرنا، اس کی ترغیب دینا اور ہمت افزائی کرنا صحیح ہے۔ بلکہ ان کی صحت و تندرستی کے نقطۂ نظر سے پسندیدہ ہے۔ خواتین کے ان کھیلوں سے متعدد سماجی روایات کا علم ہوتا ہے جو کہ تربیت کا ایک پہلو بھی ہے۔

تہوار تفریح کا ذریعہ

تہوار کسی بھی سماج کی تہذیب، معاشرت اور عقائد و افکار کے ترجمان ہوتے ہیں ان میں پورے سماج کی خوشی اور جذبات کا اظہار ہوتا ہے:

عن عائشة رضى الله عنها، قالت: دخل ابوبكر وعندى جاريتان من جوارى الانصار تغنيان بما تقاولت الانصار يوم بعاث، قالت: وليتا يمغيتن۔ فقال رسول الله ﷺ: يا ابا بكر ان لكل قوم عيدا وهذا عيدنا. (19)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عید کے دن انصار کی کچھ لڑکیاں میرے پاس بیٹھی دف بجا کر گا رہی تھیں۔ وہ باقاعدہ مغنیات نہیں تھیں بس خوش الحانی سے پڑھ رہی تھیں اور جنگ بعاث (جو اوس و

خزرج کے درمیان زمانۂ جاہلیت میں ہوئی تھی) میں انصار کے کارنامے بیان کر رہی تھیں۔ اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر یہ شیطانی آواز؟ اس وقت رسول اللہ ﷺ چادر اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے۔ فرمایا! "ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے یہ ہماری عید (تفریح) کا دن ہے۔

انہیں خوشی کا اظہار کرنے دو۔ ہمارے دین میں بھی وسعت اور تفریح کے مواقع ہیں۔ لمحاتِ فرصت اور تہوار ایک فطری ضرورت ہے اور ہر انسان کسی خاص موقع پر خوشی منانا چاہتا ہے لیکن اگر خوشی اور تفریح حدود سے نکل جائے گی تو اس سے اخلاقی، معاشی اور سماجی بہت سی قباحتیں پیدا ہوں گی۔ جیسا کہ موجودہ دور میں ہو رہا ہے۔

کھیل کود تفریح کا ذریعہ

صدرِ اسلام میں لطف اندوز ہونے کا ایک ذریعہ کھیل کود بھی تھا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں تھی اس لیے اس کی گنجائش رکھی گئی۔ احادیث سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے:

وکان یوم عید یلعب السود ان بالدرق والحراب فاما سالت النبیﷺ و اما قال: تشتهین تنظرین فقلت: نعم، فاقامنی وراءہ خدی علی خدہ وھو یقول: دونکم یا بنی ارفدۃ حتی اذامللت، قال: حسبک، قلت: نعم، قال: فاذھبی۔ [20]

"یعنی اور یہ عید کا دن تھا۔ حبشہ کے کچھ لوگ ڈھالوں اور برچھوں سے کھیل رہے تھے۔ اب خود میں نے کہا یا نبی ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم یہ کھیل دیکھو گی؟ میں نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ میرا رخسار آپ ﷺ کے رخسار پر تھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے کھیلو کھیلو اے بنی ارفدہ یہ حبشہ کے لوگوں کا لقب تھا پھر جب میں تھک گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا، بس! میں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ۔"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خوشی کے مواقع پر کسی فن اور ہنر کا مظاہرہ ان کی معاشرتی زندگی کا ایک حصہ اور ان کی تفریح اور دلچسپی کا بڑا ذریعہ تھا۔ اسلام نے ان کے اس رجحان کو تقویت پہنچائی البتہ اسے صحیح سمت اور دینی و اخلاقی رُخ عطا کیا۔ کھیل اور تفریح کا رجحان، انسان کی فطرت میں شامل ہے۔ اس لیے جائز کھیل اور تفریح پر اللہ تعالیٰ نے کسی دور میں بھی پابندی عائد نہیں کی۔ اسلام میں بھی اجازت ہے لیکن مشروط۔

شادی بیاہ کی تقریبات تفریح کا ذریعہ

دنیا کی ہر قوم میں شادی بیاہ کے مواقع پر خویش واقارب اور دوست احباب کی طرف سے مسرت اور خوشی کا اظہار ہوتا ہے اس میں کھانا پینا، ناچ گانا اور دوسری بہت سی لغویات شامل ہیں۔ تعلیماتِ نبوی ﷺ نے خوشی کے اظہار کے ناپسندیدہ طریقوں کو ختم کیا۔ شادی بیاہ میں نغمہ اور گیت گانے اور دف کے استعمال کی اجازت دی گئی ہے۔ محمد بن حاطب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فصل مابین الحلال و الحرام الدف و الصوت فی النکاح [21]

"یعنی حلال و حرام نکاح کے درمیان دف کا استعمال اور آواز کا بلند ہونا ہے۔"

خواتین کی شادی بیاہ کے کاموں میں زیادہ دلچسپی ہوتی ہے اور یہ اُن کے لیے تفریح کا ایک بہترین ذریعہ بھی ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح میں عورتوں کی شرکت پر رسول اللہ ﷺ نے خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو شادی سے واپس ہوتے دیکھا تو زور سے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اے اللہ! یہ لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔[22] عورتوں کے یہ حقوق لمحاتِ فرصت شریعت اسلامی کی خصوصیات میں سے ہیں۔

دف بجانا تفریح کا ذریعہ

اہلِ عرب تکلف اور تصنع سے پاک سادہ مزاج تھے۔ ان کی سماجی زندگی میں تفریح، لطف اندوزی کا ایک بڑا ذریعہ دف بجانا اور مباح شعر و نغمہ کا پڑھنا اور دولہا دلہن کو مبارک باد دینا اور خوشی کا اظہار کرنا بھی ہے۔[23]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

> کہ انصار میں سے ایک شخص کا نکاح ہوا۔ دلہن کو میں نے رخصت کیا۔ رسول اللہ ﷺ فرمایا۔ اے عائشہ! کیا تمہارے پاس کھیل کود کا سامان نہیں تھا؟ انصار کو کھیل پسند ہے۔[24]

ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جس روز میری رخصتی ہو رہی تھی رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور جس فرش پر میں بیٹھی تھی اسی پر تشریف فرما ہوئے۔ لڑکیاں دف کے ساتھ گا کر بدر کے ہمارے شہداء کا ذکر کرنے لگیں۔ اسی میں ایک لڑکی نے کہا "**وفینا بنی یعلم مافی غد**" ہمارے درمیان ایسے نبی موجود ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اسے ختم کرو وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں۔[25] لمحاتِ فرصت کے یہ حقوق خواتین کے تمام مراحل پر حاوی ہیں یعنی

جسمانی حیثیت ہو یا نفسانی زندگی۔

دوڑ لگانا

تعلیمات نبوی ﷺ میں لحاتِ فرصت کا مقصد صرف وقت گزاری نہیں ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

كل ما يلهو ابه المرء المسلم باطل الا رميه بقوسه۔ وتاديبيه فرسه وملا عبته امر اته فانهن من الحق۔ [26]

یعنی مرد مومن کا ہر کھیل بیکار ہے سوائے تین چیزوں کے: (1) تیر اندازی کرنا (2) گھوڑے سیدھانا (3) اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا، کیوں کہ یہ تینوں کھیل حق ہیں۔

گویا مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ بے تکلفی کا کھیل بھی اسلام کی نظر میں مستحسن ہے فرمایا: **روحوا القلوب ساعة** [27] "کہ دلوں کو وقتاً فوقتاً خوش کرتے رہا کرو۔" صحت اور توانائی کے مطابق ہلکی یا تیز دوڑ بہترین ورزش ہے اور بیوی کے ساتھ لمحات فرصت (تفریح) کرنے اور دوڑ لگانے دونوں کی افادیت حدیث سے ثابت ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھی میں نے آپ سے دوڑ لگائی اور آگے نکل گئی۔ کچھ عرصہ بعد پھر ایک سفر میں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے دوڑ لگائی اب میرے جسم پر گوشت چڑھ گیا تھا۔ تو آپ مجھ سے آگے نکل گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا یہ اس کا بدلہ ہے۔ [28]

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایک کم سن لڑکی کھیل کو دیعنی لحاتِ فرصت کی کتنی حریص ہوتی ہے۔

قصہ خوانی تفریح کا ذریعہ / اجتماع بلحاظ تفریح

ہنسی کے مواقع پر ہنسنا اور مسکرانا بھی انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ اگرچہ ہنسنا انسانی صحت کی برقراری اور اس کو چست و نشیط رکھنے کے لیے معاون فعل ہے۔ اگر مزاح کے پہلوؤں کی حامل، مفید امور پر مشتمل کوئی کہانی، قصہ ہو تو اسے افادیاتی نقطۂ نظر سے انگیز کیا جا سکتا ہے۔ ایک بار رسول اللہ ﷺ کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے "عرب کی تیرہ عورتوں اور اُن کے شوہروں کا قصہ سنایا" جو "حدیثِ اُم ذرع" کے نام سے حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔ بخاری شریف کی اُم ذرع والی حدیث میں بیان ہے کہ حضور ﷺ اپنے گھر میں اپنی بیویوں کے ساتھ کھیل تماشے کرتے تھے، ہنسی مذاق کی باتیں کرتے تھے اپنی بیویوں سے قصے کہانیاں بھی سنتے تھے۔ [29]

خواتین سے متعلق انسانی ضروریات کی رعایت رکھنا بھی اسلام کا خاصہ ہے۔

میلے ٹھیلے

عرب میں قبل از اسلام "عکاظ بازار" اپنے فن، تجارت، شعر و سخن اور لوگوں کے میل ملاپ (تفریح) کا ایک بڑا مرکز تھا۔ شعر و سخن، ادبی مقابلے، قصیدہ خوانی، گھوڑ دوڑ، تیر اندازی، نیزہ بازی اور جنگی نوعیت کے کھیل تب بھی "عکاظ میلے کی رونق کو چار چاند لگا دیتے تھے۔"عکاظ اور الجنادریه میله"نہ صرف ماضی میں بلکہ آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ اہلِ عرب کے ہاں زندہ ہے۔ حضرت خنساء رضی اللہ عنہ بھی بازار عکاظ کے اس اجتماع میں ہر سال شریک ہوتیں۔ جب ان کی آمد ہوتی تو لوگ اس طرح ٹوٹ پڑتے اور ان کے اونٹ کے گرد گھیرا ڈال کر مرثیے سنانے کے لیے اصرار کرتے۔ مرثیہ گوئی میں وہ اپنا جواب نہیں رکھتی تھیں۔ بازار عکاظ میں ان کے خیمہ کے دروازے پر ایک جھنڈا نصب ہوتا تھا جس پر یہ الفاظ لکھے ہوتے تھے۔

الخنساء۔۔۔ ارثی العرب

یعنی عرب کی سب سے بڑی مرثیہ گو خنساء

لمحاتِ فرصت بذریعہ اجتماع (قصہ خوانی)

عن عائشة: قالت؛ جلس احدی عشرة امراة فتعاهدن وتعاقدن ان لا یکتمن من اخبارازواجهن شیئا۔۔۔ الخ [30]

انہوں نے کہا کہ گیارہ عورتوں کا ایک اجتماع ہوا، جس میں انہوں نے آپس میں ہی طے کیا کہ مجلس میں وہ اپنے اپنے خاوند کا صحیح صحیح حال بیان کریں کوئی بات نہ چھپاویں۔ چنانچہ پہلی عورت (نام نامعلوم) بولی میرے خاوند کی مثال ایسی ہے جیسے دبلے اونٹ کا گوشت جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہو نہ تو وہاں تک جانے کا راستہ صاف ہے کہ آسانی سے چڑھ کر اس کو کوئی لے آوے اور نہ وہ گوشت ہی ایسا موٹا تازہ ہے جسے لانے کے لیے اس پہاڑ پر چڑھنے کی تکلیف گوارا کرے۔ دوسری عورت (عمرہ بنت عمرو تمیمی نامی) کہنے لگی میں اپنے خاوند کا حال بیان کروں تو کہاں تک بیان کروں (اس میں اتنے عیب ہیں) میں ڈرتی ہوں کہ سب بیان نہ کر سکوں گی اس پر بھی اگر بیان کروں تو اس کے کھلے اور چھپے سارے عیب بیان کر سکتی ہوں۔ تیسری عورت (حیی بنت کعب یمانی) کہنے لگی، میرا خاوند کیا ہے ایک تاڑ کا تاڑ (لمبا تڑنگا ہے۔ اگ؛را؛س کے عیب بیان کروں تو طلاق تیار ہے۔ اگر خاموش رہوں تو ادھر لٹکی رہوں۔ چوتھی عورت (مہدد بنت ابی ہرومہ) کہنے لگی کہ میرا خاوند ملک تہامہ کی رات کی طرح معتدل نہ زیادہ گرم نہ بہت ٹھنڈا نہ اس سے مجھ کو خوف ہے نہ اکتاہٹ ہے۔ پانچویں عورت (کبشہ نامی) کہنے لگی کہ میرا خاوند ایسا ہے کہ گھر میں آتا ہے تو وہ ایک چیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر (بہادر) کی طرح ہے جو چیز گھر میں چھوڑ کر جاتا ہے ا؛س کے بارے میں

پوچھتا ہی نہیں (کہ وہ کہاں گئی؟) اتنا بے پرواہ ہے جو آج کمایا اسے کل کے لیے اٹھا کر رکھتا ہی نہیں اتنا سخی ہے۔

چھٹی عورت (ہند نامی) کہنے لگی کہ میرا خاوند جب کھانے پر آتا ہے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور جب پینے پر آتا ہے تو ایک بوند بھی باقی نہیں چھوڑتا اور جب لیٹتا ہے تو تنہا ہی اپنے اوپر کپڑا لپیٹ لیتا ہے اور الگ پڑ کر سو جاتا ہے میرے کپڑے میں کبھی ہاتھ بھی نہیں ڈالتا کہ کبھی میرا دکھ درد کچھ تو معلوم کرے۔ ساتویں عورت (حیی بنت علقمہ) میرا خاوند تو جاہل یا مست ہے صحبت کے وقت اپنا سینہ میرے سینے سے اوندھا پڑ جاتا ہے دنیا میں جتنے عیب لوگوں میں ایک ایک کر کے جمع ہیں وہ سب اس کی ذات میں جمع ہیں (کم بخت سے بات کروں تو) سر پھوڑ ڈالے یا ہات توڑ ڈالے یا دونوں کام کر ڈالے آٹھویں عورت (یاسر بنت اوس) کہنے لگی میرا خاوند چھونے میں خرگوش کی طرح نرم ہے اور خوشبو میں سونگھو تو زعفران جیسا خوشبودار ہے۔ نویں عورت (نام نامعلوم) کہنے لگی کہ میرے خاوند کا گھر بہت اونچا اور بلند ہے وہ قد آور بہادر ہے، اس کے یہاں کھانا اس قدر پکتا ہے کہ راکھ کے ڈھیر کے ڈھیر جمع ہیں۔ (غریبوں کو خوب کھلاتا ہے) لوگ جہاں صلاح و مشورہ کے لیے بیٹھتے ہیں (یعنی پنچائیت گھر) وہاں سے اس کا گھر بہت نزدیک ہے۔ دسویں عورت (کبشہ بنت رافع) کہنے لگی میرے خاوند کا کیا پوچھنا جائیداد والا ہے۔ جائیداد بھی کیسی بڑی جائیداد ویسی کسی کے پاس نہیں ہو سکتی بہت سارے اونٹ جو جا بجا اس کے گھر کے پاس جٹے رہتے ہیں اور جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں۔ جہاں ان اونٹوں نے باجے کی آواز سنی بس ان کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو گیا۔ گیارھویں عورت (ام زرع بنت اکیمل بنت ساعدہ) کہنے لگی میرا خاوند ابو زرع ہے۔ اس کا کیا کہنا اس نے میرے کانوں کو زیوروں سے بوجھل کر دیا ہے اور میرے دونوں بازو چربی سے پھلا دیئے ہیں۔

مجھے خوب کھلا کر موٹا کر دیا ہے کہ میں بھی اپنے تئیں خوب موٹی سمجھنے لگی ہوں۔ شادی سے پہلے میں تھوڑی سی بکریوں میں تنگی سے گزر بسر کرتی تھی۔ ابو زرعہ نے مجھ کو گھوڑوں، اونٹوں، کھیت کھلیان سب کا مالک بنا دیا ہے اتنی بہت جائیداد ملنے پر بھی اس کا مزاج اتنا عمدہ ہے کہ بات کہوں تو بُرا نہیں مانتا مجھ کو کبھی بُرا نہیں کہتا۔ سوئی پڑی رہوں تو صبح تک مجھے کوئی نہیں جگاتا۔ پانی پیوں تو خوب سیراب ہو کر پی لوں رہی ابو زرعہ کی ماں (میری ساس) تو میں اس کی کیا خوبیاں بیان کروں اس کا توشہ کھانا مال و اسباب سے بھرا ہوا، اس کا گھر بہت کشادہ۔ ابو زرعہ کا بیٹا وہ بھی کیسا خوبصورت اور بیٹی وہ بھی سبحان اللہ کیا کہنا اپنے باپ کی پیاری، ایک دن ایسا ہوا کہ ابو زرعہ باہر گیا اچانک اس نے ایکعورت دیکھی جس کے دو بچے چیتوں کی طرح اس کی کمر کے تلے دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ ابو زرعہ نے مجھے طلاق دے دی اور اس عورت سے شادی کر لی۔ اس کے بعد میں نے ایک شریف سردار سے نکاح کر لیا اس نے بھی مجھے بہت سے جانور دیئے اگر میں ان کو اکٹھا کروں تو پہلے خاوند ابو زرعہ کا ایک چھوٹا برتن بھی

نہ بھرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ تمام قصہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی تیرے لیے ایسا ہوں جیسا کہ ابو زرعہ، اُم زرع کے ساتھ تھا فرق صرف اتنا ہے کہ اسنے بیوی کو طلاق دے دی تھی اور میں نے طلاق نہیں دی۔ یعنی بیوی کے ساتھ ایسی ہی اچھی طرح زندگی بسر کرنا چاہیے۔ دنیا کے تمام معاشروں میں تفریحی سرگرمیاں عوام کی فرحت کے لیے منعقد کی جاتی ہیں۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے لوگ موسیقی، رقص، ڈرامہ اور ادبی محفلوں کا انعقاد کرتے ہیں۔ جدید دور میں فلم، ٹی وی اور ریڈیو نے تفریح کے معنی بدل کر رکھ دیے ہیں۔ مغربی میڈیا نے کھیلوں، موسیقی، گائیکی، شراب خوری، جوا، مخلوط اجتماعات اور خواتین کی برہنگی کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا ہے، تا کہ لوگوں کی دل چسپی اپنی سرگرمیوں میں بڑھا سکیں۔ میڈیا کا تفریحی مواد فرحت کو بڑھانے اور عوام میں جمالیاتی قدر دانی کا اضافہ کرنے میں ایک خاص کردار ادا کرتا ہے۔ گیمز، موسیقی، فیشن اور شوبز کے علاوہ گھروں کی زیبائش سے کھانا پکانے تک تمام محرکات انسانوں کی تفریح کا باعث ہیں۔

تاریخ کے سنہری اوراق میں رسولِ پاک ﷺ اور اُمہات المومنین کی زندگی اور اسلام کی جامعیت کی احسن طریقے سے عکاسی کی گئی ہے۔ اس دور کے انصاف، امن اور مذہبی ہم آہنگی اور دورِ جدید کے حالات وواقعات کا جائزہ لیا جائے تو یکسانگی کا کوئی بھی عنصر نظر نہیں آئے گا۔ ہم اس امر کا اندازہ جدید دور میں میڈیا کے کردار سے لگا سکتے ہیں کہ اس نے مسلم معاشروں کا اندازِ فکر تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ ٹی وی، ریڈیو اور وی۔ سی آر ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس بدلاؤ کا ان ذرائع نے مسلم اُمہ کو شیطانی اور غیر اسلامی روایات کی اندھا دھند تقلید کی طرف راغب کیا ہے۔ برہنگی، بے حیائی اور دیگر غیر مہذبانہ سرگرمیاں ذریعہ بن گئی ہیں۔ تفریح، مزہ اور فرحت کا ہمارا معاشرہ اس کے منفی اثرات سے بے خبر ہے۔ اسلامی نظریہ سیر و تفریح، اسلامی تعلیمات جو کہ حلال و حرام، نیکی اور بدی اور اخلاقی اور غیر اخلاقی کے دائرے پر منحصر ہیں پر ہے۔ حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے کہ فحاشی چیزوں کو بھدا کر دیتی ہے اور شائستگی ان کا حسن بڑھا دیتی ہے۔ بامقصد تفریح کی اسلام حوصلہ افزائی کرتا ہے اور اس کی اجازت دیتا ہے۔ اسلامی معاشرے میں جہاں اسلامی قانون اور اقدار کا نفاذ ہے، صرف اس طرح کی تفریح کی اجازت ہے جو ان ضابطوں کے مطابق ہو۔ اسلام ایسی تمام تفریحات کے فروغ کی اجازت دیتا ہے جو اخلاقی قاعدوں کے تابع ہوں اور جسمانی اور ذہنی تازگی اور نیک کردار اور شخصیت کی تعمیر کریں یا ان میں معاون ہوں۔ تفریح کا اصل مقصد انسانوں کی جمالیات کو تسکین پہنچانا ہے۔ اسلامی تفریحی نقطۂ نظر میں انسان پینٹنگ، شاعری، ڈرامہ، ٹیبلو، موسیقی اور قدرتی نظاروں سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بہتر صحت کے لیے جسمانی مشقت پر بھی اسلامی تعلیمات میں زور دیا گیا ہے۔

موسیقی ان تمام تفریحات میں سرفہرست ہے جو روح کو سکون، دل کو اطمینان اور کانوں کو تر و تازہ کرتے ہیں۔ اسلام موسیقی کی

اجازت دیتا ہے اگر یہ غیر اخلاقی نہ ہو اور اسلام عیدین، شادی بیاہ، پیدائش و عقیقہ اور کسی پردیسی کی واپسی کے موقع پر موسیقی کا اہتمام اسلامی اقدار کے مطابق خوشی اور مسرت بڑھانے کا باعث سمجھا جاتا ہے۔ فرحت کو تفریح کہا جاتا ہے۔ تفریح انسانی زندگی کا ایک اہم جزو ہے جو کہ تھکاوٹ کو دور کرنے اور مشغلہ کے طور پر خود کو تروتازہ کرنے کے کام آتے ہیں۔ دوسری طرف تسکین کے طریقے مختلف معاشروں کے ثقافتی نقطۂ نظر پر منحصر ہوتے ہیں۔

تمام سوشیالوجسٹس، سائیکالوجسٹ اور فزیالوجسٹس کا اس بات پر اتحاد ہے کہ تفریح، کھیل کود اور طنز و مزاح انسانوں کی بنیادی ضروریات ہیں۔ کھیل کود انسان کی جسمانی صحت اور مہارت کے لیے لازمی ہے۔ ہفتہ کا اختتام تمام ثقافتوں میں تعطیل عام ہے اور یہ عام طور پر سیر و تفریح کا بہترین وقت ہے، حالاں کہ تفریح کسی بھی وقت منائی جاسکتی ہے، اس کا زیادہ انحصار انسان کی انفرادی صوابدید اور فارغ وقت پر منحصر ہے۔

خلاصۂ کلام

اوپر کی گئی بحث یہ ثابت کرتی ہے کہ امریکی اور یورپی ممالک اور اسلامی معاشروں کے تفریحی افکار میں بہت زیادہ فرق ہے۔ امریکہ اور مغرب میں شراب پینا، جوا، بے حیائی، غیر مخلوط اجتماع اور کھیلوں میں ظالمانہ طریق کار عام ہے۔ چنانچہ اسلامی میڈیا کو اس طرح کی تفریحی سرگرمیوں کی تشہیر سے گریز کرنا چاہیے۔ فراغت کے اوقات کو جدید دور میں احسن طریقے سے گزارنے کے لیے معقول طرز کے تفریحی سہولیات عوام کے لیے ضروری ہیں، چوں کہ یہ جدید دور کا اہم حصہ بن گئی ہیں۔ اگر عوام کے فراغت کے اوقات کو اچھے تفریحی اور کھیل کی سرگرمیوں میں صرف کیا جائے تو ان کی توجہ تعمیرتی کاموں میں لگائی جاسکتی ہے۔ کھیل اور گیمز بہترین ذریعہ بن سکتی ہیں، تعمیراتی توانائی کو متوازن مقابلہ کرنے کی صلاحیت کو عوام میں اجاگر کرنے کے لیے، حدیث میں ہے: نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ. الصِّحَّةُ وَالفَرَاغُ۔ [31]"دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ (ان کے غلط استعمال کی وجہ سے گھاٹے میں رہتے ہیں) صحت اور فراغت۔" اسلام ایک عملی مذہب ہے، یہ خیالاتی / تصوراتی نظریات پر حقیقی اور روزمرہ کے معاملات کو فوقیت دیتا ہے۔ یہ انسانوں کو فرشتہ نہیں بلکہ بندہ بشر کے طور پر لیتا ہے، جو خوراک اور پانی پر انحصار کرتے ہیں اور مارکیٹ میں چلتے پھرتے ہیں۔ اسلام مسلمانوں سے صرف اقوال زریں کو الاپنے کی توقع نہیں رکھتا بلکہ چاہتا ہے کہ خاموشی کو مراقبہ کے لیے استعمال کی جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

1۔مظفر حسین، ملک، تعلیمی عمرانیات، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ص317

Muzaffar Hussaīn, Malik, Tálīmi imraniāt, Islamabad, muqtadira qomī zubān, P: 317
2.Concise English Dictionary, Lahore: Feroze Sons, 1989, P-235

3۔ابنِ قیم الجوزیہ، بدائع الفوائد، دارالفکر

Ibn-i-Qayyim al-Jawziyya, Badi' al-Fawid, Dar al-Fikr

4۔عبدالرشید، ارشد، گم گشتہ منزل کا سراغ، لاہور: ادارہ تعلیمی تحقیق، 1992ء، ص169

Abdul Rashīd, Arshad, Gum Gashta Manzil ka surāg, Lahore: Idāra Tálīmi Tahqīq, 1992, p.169

5۔الانعام32:6

Al-Anáām 6: 32

6۔آل عمران170:3

Aal Imrān 3: 170

7۔نعیمی، احمد یار خان، حکیم الامت، مرآۃ المناجیح مشکوۃ المصابیح، باب (ذکر الله عزوجل والتقرب اليه) ج:3، رقم الحدیث: 2268

Náimī, Ahmad Yār Khān, Hakīm-ul-Ummat, Maraa't al-Mu'najih Mishkwat al-Masābīh, Bāb (Zikr Allāh Azzawajal wal-Taqrrub Ilaih) Jild: 3, Raqam ul Hadīth: 2268

8۔مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث1491، کتاب صلوۃ العیدین، باب الرخصة فی اللعب الذی لا معصية فيه ايام العيد

Muslim, Al-Jama'i al-Sahīh, Raqum al Hadīth 1491, Kitāb Salwāt al-'Aidain, Bāb al-Ruksa fi al-Laiba al-Dhi la Másiya fīhi Ayam al-áid

9۔المومن61:40

Al-Mu'min 40: 61

10۔یونس58:10

Yūnus 10: 58

11۔الضحیٰ11:93

Al-Zuha 93: 11

12۔ صحیح البخاری، رقم الحدیث6312

Sahīh al-Bukhāri, Raqum al Hadīth: 6312

13۔ صحیح الترغیب، رقم الحدیث3355

Sahīh al-Targhīb Raqum al Hadīth: 3355

14۔المطففین26:83

Al-Mutaffifīn 83: 26

15۔بدائع الصنائع، 4:23

Badi' al-Sana'i, 23: 4

16۔ مسلم، کتاب النكاح، باب جوزتزويج الادب البكر الصغيره

Muslim, Kitāb al-Nikāh, Bāb Jaws Tazwīj al-Adab al-Bakr al-Saghīra

17۔ بخاری، کتاب الادب، باب الانبساط الى الناس، رقم الحدیث6287

Al-Bukhāri, Kitāb al-Adab, Bāb Al-Anbasāt al-Nas, Raqum al Hadīth 6287

18۔ سنن، ابوداؤد، کتاب الادب، باب اللعب بالبنات، رقم الحدیث4932، مکتبۃ العصریہ، 1414ھ/1993ء

Sunan, Abu Dawūd, Kitāb al-Adab, Al láb bil banāt, Raqum al Hadīth 4932, Maktaba Al-ásriya, 1414 AH/1993.

19۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب العیدین، باب (سنة العيدين لا هل الاسلام) رقم الحدیث:952

Al-Bukhāri, Al-Jami' al-Sahīh, Kitāb al-'Aidain, Bāb (Sunnah al-'Aidain li ahlīl Islām) Raqmul hadīth: 952

20۔ بخاری، کتاب العیدین، باب الحرب والدرق یوم العید، رقم الحدیث950

Al-Bukhāri, Kitāb al-áid, Bāb al-Harb wal Darq on Yaūm al-áid, Raqum Hadīth: 950

21۔ بخاری، کتاب النكاح، باب ذہاب النساء و الصبیان الى العرس

Al-Bukhāri, Kitāb al-Nikāh, Bāb Zahāb al-Nisā wal-Subyān ilal-Urs

22۔ نووی، شرح مسلم، جز9، ص28

Nawwī, Sharh Muslim, Juz 9, p.28

23۔ ترمذی، ابواب النكاح، باب ماجاء فی اعلان النكاح، رقم الحدیث1089

At-Tirmidhi, Chapters on Marriage, Chapter Maja' on Annulment of Marriage, Hadith Number 1089

24۔ تحفہ الاحوذی، 2/170، الجامع، الصحيح البخاری، ج6، رقم الحدیث:5162، مطبوعہ بیروت، 1415ھ/1987ء

The Gift of Al-Ahudzi, 2/170, Al-Jami, Al-Sahih al-Bukhari, Volume 6, Number of Hadith: 5162, Published in Beirut, 1415 AH/1987

25۔ بخاری، کتاب النکاح، باب ضرب الدف فی النكاح والوليمه، رقم الحدیث4001

Al-Bukhari, Kitab al-Nikah, Chapter Zarb al-Daf fi al-Nikah and Walimah, Hadith Number 4001

26۔ سنن الدارمی، کتاب الجہاد، باب فی فضل الرمی

. Sunan al-Darmi, Kitab al-Jihad, chapter fi Fazl al-Rami

27۔ الجامع الصغیر، جلال الدین السیوطی (3/18)

Al-Jaami al-Sagher, Jalal al-Din al-Suyuti (3/18)

28۔ سنن ابی داؤد، سلیمان بن اشعث، سجستانی، ابوداؤد، باب (فی سبق على الرجل) رقم الحدیث:2578، دارالکتاب العربی، بیروت، س ن

Sunan Abi Dawud, Sulaiman bin Ash'ath, Sajistani, Abu Dawud, Bab (Per Sabq Ali al-Argal) Number of Hadith: 2578, Dar al-Kitab al-Arabi, Beirut, S.N.

29۔ الجامع، الصحیح بخاری، ج3، رقم الحدیث5189، حسن المعاشرة مع الأهل فی (کتاب النكاح)، ج3، رقم الحدیث5189 (أم زرع)

Al-Jaami, Sahih Bukhari, Vol. 3, Hadith number 5189, Hasan al-Ma'ashrat with al-Hilfi (Kitab al-Nikah), Vol. 3, Hadith number 5189 (Um Z ra)

30۔امام ترمذی،الشمائل المحمدیہ،1:209،رقم:254،مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ،بیروت

Imam at-Tirmidhi, Al-Shamail al-Muhammadiyah, 1: 209, Number: 254, Al-Kitab al-Thaqafiyyah Institute, Beirut.

31۔الجامع،الصحیح البخاری،کتاب الرقائق،باب لاعیش العیش الاخرۃ،رقم الحدیث:6412

Al-Jaami, Sahih Al-Bukhari, Kitab Al-Laham, Chapter La'ish Al-Aish Al-Akhira, Number of Hadith: 6412